چند پاکیزہ اعمال واخلاق جن کی برکت سے بندہ جنتی لوگوں میں شامل ہوجاتا ہے

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، جَعلَ الْأَخْلَاقَ طَرِيقًا لِجَنَاتِ النَّعِيمِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ؛ لِتَكُونُوا فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْفَائِزِينَ، قَالَ تَعَالَى:(إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ* فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ)[1].

برادرانِ اسلام ! میرے دینی بھائیو! بلاشبہ شریعتِ اسلامیہ میں حسنِ اخلاق وسیع القلبی اور عفو ودرگُذر کی بہت زیادہ فضیلت واہمیت ہے نیز رحمت ومؤدت، صلہ رحمی، اور ضرورت مندوں کی مدد کا بہت زیادہ اجرو ثواب ہے پس جو شخص لوگوں کے ساتھ اخلاق کریمانہ سے پیش آتا ہے، اپنے اور بیگانے سب کے ساتھ نرمی ورواداری کا مُعاملہ کرتا ہے اپنے والدین اور عزیز واقارب کے ساتھ حسن سلوک کرتا

(١) القمر :٥٤ - ٥٥.

ہے ، لوگوں سے نرم اور شیریں گفتگو کرتا ہے ، غریبوں اور مسکینوں کا تعاون کرتا ہے اوران کے کھانے پینے کا نظم کرتا ہے تو اسکو اللہ جل جلالہ کا بے پایاں فضل وکرم اور نبی کریم ﷺ کی محبت وقربت نصیب ہوتی ہے اور ایسا بندہ جنتی لوگوں میں شامل ہوجاتا ہے چنانچہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی رحمۃٌ للعٰلمین ﷺ سے سوال کیا کہ: جنتی لوگ کون ہیں ؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «كُلُّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ، قَرِيبٍ سَهْلٍ»[1]، یعنی ہر ایسا بندہ جس کے اخلاق پاکیزہ اور باتیں میٹھی اور نرم ہوں جو معاملات میں حِلم اور بُردباری کرنے والا ہو، لوگوں سے قربت اور تعلق رکھنے والا ہوان کے ساتھ نرمی ومہربانی کرنے والا ہواور محتاجوں کی اعانت میں اوران کی ضروریات پوری کرنے میں دوڑ دھوپ کرنے والا ہو[2]. یقیناً لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا اور نرمی ومؤدت کا مظاہرہ کرنا اللہ تعالی کو بے انتہا پسند ہے ہمارے آقا نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ پاکیزہ اخلاق سے آراستہ اور کردار کے اعلی مقام پر فائز تھے آپ ﷺ نے سب کے ساتھ اور سب سے زیادہ نرمی ومہربانی کا معاملہ فرمایا، ہر ایک کے ساتھ رحمت وانسیت کا مظاہرہ فرمایا، انتہائی پاکیزہ اور شیریں گفتگو فرمائی اپنی عظمت ورفعت کے باوجود لوگوں سے تعلق وقربت اور الفت ومحبت کا معاملہ رکھا، رحمتِ عالَم ﷺ کے اخلاق وکرم سے

---

(١) شعب الإيمان (١٠/٤٤٤).

(٢) شرح المصابيح لابن الملك (٥/٣٤٥).

حوصلہ پاکر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ الفت ومحبت اور عقیدت واحترام کا مظاہرہ کیا، اللہ جل جلالہ نے اپنے محبوب کی رحمت وشفقت کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ﴾[1]. پس اللہ کی رحمت ہی کی وجہ سے آپ نے ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا

سب کے ساتھ نرمی ورحمت کا معاملہ کرنے والو! نبی رحمةٌ لِّلعٰلمِین ﷺ نے معاملات میں عمدہ اور پاکیزہ اخلاق اختیار کرنے والے کیلئے خیر وبرکت کی دعا فرمائی ہے اسی طرح خرید وفروخت میں اور اپنا حق وصول کرنے میں لوگوں کے ساتھ آسانی کرنے والے کیلئے رحمت وعافیت کی اس طرح دعا کی ہے: «رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ، سَمْحًا إِذَا اشْتَرَى، سَمْحًا إِذَا اقْتَضَى»[2]. اس بندے پر اللہ کی رحمت ہو جو خرید وفروخت کے وقت نرمی کرنے والا ہو نیز اپنے حق کا تقاضا کرنے اور اس کو وصول کرنے میں نرمی اور آسانی کرنے والا ہو ، واضح ہو کہ ہمارے حسن اخلاق، رحمت ومؤدت اور نرمی ومہربانی کے سب سے زیادہ حقدار ہمارے والدین ،اہل وعیال، اور اقارب وارحام ہیں چنانچہ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک

---

(١) آل عمران: ١٥٩.

(٢) البخاري: ٢٠٧٦، وابن ماجه: ٢٢٠٣ واللفظ له.

صاحب سے ترغیباً دریافت فرمایا، کیا تم جنت کے طالب ہو اور جنت میں جانا چاہتے ہو ؟ انہوں نے عرض کیا بخدا بالکل میرے اندر جنت میں جانے کی تمنا ہے ! تو ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ان سے دریافت فرمایا کیا تمھارے والدین زندہ ہیں ؟ تو ان صاحب نے بتایا کہ فقط میری والدہ باحیات ہیں یہ سن کر حضرت عبداللہ ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ان سے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تم نے اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کیا ان سے نرم اور میٹھی گفتگو کی اور ان کی ضروریات کا اور ان کے کھانے پینے کا انتظام کیا تو تم ضرور بالضرور جنت میں جاؤ گے[1] یقیناً جس شخص میں یہ پاکیزہ صفات وعادات ہوں گی اور جس کے اندر ایسے پاکیزہ اخلاق ہوں گے تو اللہ کے نزدیک اس کی بہت زیادہ قدر و منزلت ہوگی اس کو عظیم درجات حاصل ہوں گے اور وہ بفضلِ الٰہی جنت میں اعلی مرتبے سے سرفراز ہو گا، یااللہ ! ہم کو عمدہ اخلاق، پاکیزہ کردار اور حِلم وبُردباری سے آراستہ کردے، ہمارے معاشرے میں الفت و محبت کو عام کردے اور ہمارے بچوں اور بچیوں کو خیر وبرکت سے مالامال فرمادے ***

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) الأدب المفرد :٨.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

حضراتِ سامعین ورفیقانِ گرامی قدر! پاکیزہ اخلاق، اور رحمت و مؤدت، اپنانے والے کیلئے جنت کی بشارت ہے، اسی طرح ایک حدیث میں مسکینوں کو کھانا کھلانے اور نرم گفتگو پر جنت میں روشن بالاخانوں کی خوش خبری دی گئی ہے: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا، وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا، أَعَدَّهَا اللَّهُ لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَلَانَ الْكَلَامَ»(١). بلا شبہ جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آئے گا ان بالاخانوں کو باری تعالی نے اس شخص کیلئے تیار کر رکھا ہے جو (مسکینوں کو) کھانا کھلائے اور لوگوں سے نرم گفتگو کرے الحاصل ہمیں عمدہ اخلاق اور الفت و محبت کا اہتمام کرنا چاہیے اور اس کو اپنے معاشرے میں عام کرنا چاہیے نیز اپنے بچوں اور بچیوں کو اخلاق فاضلہ اور رحمت و نرمی کی ترغیب دیتے رہنا چاہیے اور ان کی صلاح و فلاح کی دعا کرتے رہنا چاہیے آخر میں بارگاہ رب العزت میں عاجزانہ دعا ہیکہ اِلٰہَ العٰلمِین: ہم کو اعلی اخلاق اور پاکیزہ صفات اپنانے کی توفیق دیدے اور نرمی اور بُردباری کی صفت سے آراستہ کردے، نیز

---

(١) أحمد: ٢٢٩٠٥.

ہم سب کو قلبی سکون و مسرت عطا فرمادے اور کورونا وغیرہ سے ہم سب کی حفاظت فرمادے ** وصَلِّ اللَّهُمَّ وسَلِّمْ وبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْخُلُقِ الْعَظِيمِ، وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ وَصَحابَتِهِ الَّذِينَ كَانُوا إِلَى مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ سَابِقِينَ. اللَّهُمَّ وَفِّقْنَا لِجَمِيلِ الْأَخْلَاقِ، وَحَمِيدِ الصِّفَاتِ، وَجَمِّلْنَا بِاللِّينِ، وَزَيِّنَّا بِالسُّهُولَةِ مَعَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ خَيْرَهَا وَهَنَاءَهَا، وَتَقَدُّمَهَا وَرِفْعَتَهَا، وَرَخَاءَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَانْشُرِ السَّعَادَةَ بَيْنَ أَهْلِهَا، أَنْتَ رَبُّهَا وَوَلِيُّهَا.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيخ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ وَنَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايِد وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَأَجْزِلْ مَثُوبَتَهُمْ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا وَعَنِ الْعَالَمِينَ الْوَبَاءَ، وَاشْفِ الْمُصَابِينَ بِهَذَا الدَّاءِ، وَعَافِنَا بِفَضْلِكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، يَا مُجِيبَ الدُّعَاءِ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ؛ يَذْكُرْكُمْ، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.